دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

DARUL IFTA AHLESUNNAT

السُّهُولَةُ وَالسَّمَاحَةُ فِي تَطْهِيرِ الثَّوْبِ بِالْغَسَّالَةِ

آٹومیٹک مشین میں کپڑے دھونا کیسا؟

مصنف: مولانا محمد ساجد عطاری مدنی مدظلہ العالی

پیش کش: مجلسِ اِفتاء (دعوتِ اسلامی)

پیشِ لفظ:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین

سائنسی ترقی اور جدید ایجادات سے ایک طرف تو آسانی پیدا ہوتی ہے اور دوسری طرف کچھ نہ کچھ پیچیدگی اور مسائل بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور یہ سلسلہ جس طرح دنیاوی معاملات میں چل رہا ہے اسی طرح جدید ایجادات کی وجہ سے شرعی اعتبار سے بھی نئ صورتیں اور نئے سوالات پیدا ہو جاتے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسی جامع و کامل شریعت عطا فرمائی ہے کہ قیامت تک آنے والی ان نئ صورتوں اور جدید سے جدید مسائل کے جوابات ہماری شریعت میں موجود ہیں۔

ان نئ ایجادات میں سے ایک ایجاد آٹومیٹک واشنگ مشین بھی ہے جو خودکار طریقے سے کپڑے دھوتی ہے یعنی نَل سے متصل ہونے کی وجہ سے خود ہی پانی بھی لیتی ہے اور کپڑے دھو کر پھر پانی نکال کر کپڑوں کو خشک بھی کر دیتی ہے۔ اور مشین پانی لینے اور نکالنے کا عمل بار بار دُہراتی ہے تاکہ سرف و صابن والا پانی اچھی طرح نکل جائے اور کپڑے صاف ہو جائیں۔ اس طرح کپڑے دھونے میں بہت آسانی و سہولت ہو جاتی ہے۔ یہاں شرعی اعتبار سے جو مسئلہ پیش آتا ہے وہ یہ کہ اگر کسی نے ناپاک کپڑے اس مشین کے ذریعے دھو لیے، تو کیا وہ کپڑے دُھلنے کے بعد پاک شمار ہوں گے یا نہیں؟

اس سوال کے جواب میں دار الافتاء اہلسنت سے دو تفصیلی فتاویٰ جاری ہوئے ہیں۔ ایک فتوے میں نجاستِ مرئیہ (Visible Impurity) والے کپڑے کے متعلق حکم بیان کیا گیا ہے اور دوسرے فتوے میں نجاستِ غیر مرئیہ (Invisible Impurity) کے متعلق حکم بیان کیا گیا ہے۔ ہم یہاں ان دونوں فتاویٰ کو اکٹھا شائع کر رہے ہیں، البتہ ان فتاویٰ میں بیان کردہ حکم کا

خلاصہ درج ذیل ہے:

نجاست (ناپاکی) کی دو قسمیں اور ناپاک کپڑے پاک کرنے کا اصول:

مرئیہ (Visible) نجاست (یعنی وہ ناپاکی جو سوکھنے کے بعد دکھائی دے) اگر کپڑے کو لگ جائے، تو اسے پاک کرنے کا اصول یہ ہے کہ اس نجاست اور اس کے اثر کو زائل (ختم) کر دیا جائے۔ اب چاہے ایک بار دھونے سے زائل ہو جائے یا تین سے زیادہ بار دھونا پڑے اور بہتے پانی میں دھوئیں، چاہیں کسی برتن وغیرہ میں دھوئیں۔ ہر صورت میں جب نجاست اور اس کا اثر زائل ہو گا، تو کپڑا پاک ہو جائے گا اگرچہ اسے ابھی نچوڑا نہ گیا ہو۔ (ہاں اگر نجاست کا اثر مثلاً: رنگ یا بو دور کرنا مشکل ہو، تو اس کی معافی ہو گی۔ ایسے اثر کو دور کرنے کے لیے صابن یا گرم پانی استعمال کرنا لازم نہیں۔)

غیر مرئیہ (Invisible) نجاست (یعنی وہ ناپاکی جو سوکھنے کے بعد دکھائی نہ دے) اگر کپڑے کو لگ جائے اور اسے جاری پانی کے علاوہ کسی برتن وغیرہ (یعنی ٹھہرے ہوئے تھوڑے پانی) میں دھویا جائے، تو اسے پاک کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اسے تین بار دھویا جائے اور ہر بار دھونے کے بعد اتنا نچوڑیں کہ مزید قطرہ نہ نکلے اور اگر اسے نچوڑنا، ممکن نہ ہو، تو پھر ہر بار خشک ہونے کے بعد (یعنی قطرے ٹپکنا بند ہونے کے بعد) دوبارہ دھوئیں، یوں تین بار دھونے اور نچوڑنے سے کپڑا پاک ہو گا۔

آٹومیٹک واشنگ مشین میں دھلے ہوئے کپڑوں کے متعلق شرعی حکم:

اس اصول کے مطابق اگر کپڑے پر نجاست مرئیہ (یعنی دکھائی دینے والی ناپاکی) لگی ہے اور کسی نے آٹومیٹک واشنگ مشین میں ڈال کر اسے دھو دیا، تو جب مشین نے کپڑا دھو کر اس سے نجاست کا اثر زائل کر دیا اور پانی جدا کر کے باہر نکال دیا اس وقت یہ کپڑا پاک ہو گیا اور تبعاً وہ مشین

بھی پاک ہو گئی اور اب نہ مشین کو دھونا ضروری اور نہ یہ عمل تین بار دُہرانا ضروری، ہاں مشین کپڑے سے جس پانی کو جدا کرے گی وہ پانی ناپاک شمار ہو گا۔

اور اگر غیر مرئیہ نجاست(Invisible impurity)والا کپڑا کسی نے آٹو میٹک واشنگ مشین میں ڈال کر دھو دیا، تو اگر اوپر مذکور تین بار دھونے و نچوڑنے والا طریقہ پورا ہو گیا، تو کپڑا پاک ہو جائے گا۔ یہ طریقہ مشین میں یوں ہو سکتا ہے کہ نجاست غیر مرئیہ والے کپڑے کو آٹو میٹک مشین میں ڈال کر تین باریوں دھویا جائے کہ ہر بار مشین پانی لے کر کپڑا دھوئے اور پھر سپن(Spin)کرکے اتنا نچوڑ دے کہ اب خود نچوڑنے سے قطرہ نہیں نکلے گا۔ جب تین بار مشین اس طرح دھو کر ہر بار اس طرح نچوڑ دے گی، تو تیسری بار کے بعد یہ کپڑا پاک ہو جائے گا۔ اگر تین بار سے کم دھویا یا ہر بار اتنا سپن(Spin) نہ کیا گیا، تو پھر کپڑا پاک نہ ہو گا۔

نوٹ: کپڑا پاک ہونے کی تفصیل تو اوپر لکھ دی گئی، لیکن بہر حال ناپاک کپڑے کو مشین میں ڈالنے کے بجائے بہتر یہی ہے کہ نَل وغیرہ سے بہتے ہوئے پانی کے نیچے رکھ کر پہلے پاک کر لیا جائے اور پھر مشین میں دھویا جائے۔ اور دوسری بات یہ بھی یاد رکھیں کہ مشین میں پاک کپڑوں کے ساتھ ناپاک کپڑے ڈال کر ہر گز نہ دھوئے جائیں، بلکہ ناپاک کپڑوں کو پہلے پاک کریں، پھر مشین میں پاک کپڑوں کے ساتھ ڈالنا چاہیں، تو ڈال دیں۔

اب دونوں تفصیلی فتوے بالترتیب ملاحظہ فرمائیں۔

☆ نجاستِ مرئیہ والے کپڑے آٹو میٹک مشین میں دھونے سے پاکی کا حکم؟

☆ نجاستِ غیر مرئیہ والے کپڑے آٹو میٹک مشین میں دھونے سے پاکی کا حکم؟

فتویٰ نمبر:1

نجاستِ مرئیہ والے کپڑے آٹو میٹک مشین میں دھونے سے پاکی کا حکم؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر نجاست مرئیہ جیسے خون کپڑے کو لگا ہے اور ہم نے اسے پاک کرنے اور دھونے کے لیے مشین میں ڈال دیا۔ آٹو میٹک مشین نے خود ہی اس میں پانی اور کپڑے دھونے کا پاؤڈر لیا اور کپڑے دھو کر پانی نکال دیا اور کپڑوں کو خشک کر دیا۔ کیا اس طرح ایک بار ہی دھونے سے کپڑا پاک ہو جائے گا؟ یا ہمیں تین بار ایسا عمل کرنا پڑے گا؟ جبکہ اس ایک بار کے عمل سے ہی کپڑے سے نجاست کا اثر بالکل ختم ہو جاتا ہے۔ نیز اگر وہ کپڑا پاک ہو گیا، تو مشین کا وہ حصہ جہاں کپڑا دھویا گیا، وہ بھی پاک ہوا یا اس کو دھو کر پاک کرنا ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نجاست مرئیہ (یعنی وہ نجاست جو خشک ہونے کے بعد بھی دکھائی دے، اس) کو پاک کرنے کا شرعی اصول یہ ہے کہ اس نجاست اور اس کے اثر کو زائل (ختم) کر دیا جائے۔ اب چاہے ایک بار دھونے سے زائل ہو جائے یا تین سے زیادہ بار دھونا پڑے، اور بہتے پانی میں دھوئیں چاہیں کسی برتن وغیرہ میں دھوئیں، ہر صورت میں جب نجاست اور اس کا اثر زائل ہو گا، تو کپڑا پاک ہو جائے گا۔ (ہاں اگر نجاست کا اثر مثلاً رنگ یا بو دور کرنا مشکل ہو، تو اس کی معافی ہو گی، ایسے اثر کو دور کرنے کے لیے صابن یا گرم پانی استعمال کرنا لازم نہیں ہو گا۔)

جب کپڑے کو نجاست لگ جائے، تو اولاً بہتر یہی ہے کہ ناپاک کپڑے کو نل وغیرہ سے بہتے ہوئے پانی کے نیچے رکھ کر پہلے پاک کر لیا جائے اور پھر مشین میں دھویا جائے، لیکن اگر کسی

نے پاک کیے بغیر ہی مشین میں ڈال کر دھو لیا، تو مذکورہ بالا اصول کے مطابق جب نجاست مرئیہ والا کپڑا مشین میں ڈالا گیا اور مشین نے اس میں پانی لے کر اچھی طرح اسے دھویا، حتیٰ کہ کپڑے سے نجاست اور اس کا اثر زائل ہو گیا، اس کے بعد مشین نے وہ سارا پانی نکال دیا، تو اب یہ کپڑا پاک ہو گیا اور تبعاً وہ مشین بھی پاک ہو گئی۔ نہ مشین کو دھونا ضروری اور نہ یہ عمل تین بار دُہرانا ضروری۔

نیز یہ بات واضح رہے کہ جب نجاست مرئیہ والے ناپاک کپڑے کو کسی برتن میں رکھ کر دھویا جائے اور نجاست واثر کپڑے سے دور ہو جائے، تو کپڑے کو پانی سے جدا کرتے ہی وہ کپڑا پاک شمار ہوتا ہے، حتی کہ کپڑے کو نچوڑنا بھی ضروری نہیں ہوتا اور کپڑے میں رہ جانے والا پانی یا ہاتھ پر لگا ہوا پانی بھی پاک ہی شمار ہوتا ہے، ہاں کپڑا جدا کرنے کے بعد جو پانی برتن میں بچا وہ ناپاک شمار ہوتا ہے۔ اور سوال میں بیان کردہ مشین والی صورت میں چونکہ کپڑے کو پانی سے نہیں نکالا جاتا، بلکہ مشین کپڑے سے پانی کو جدا کر لیتی ہے، اس لیے یہاں مشین جب کپڑے سے پانی کو جدا کرے گی، تو کپڑا پاک شمار ہو گا اور کپڑے کے تابع ہو کر مشین بھی پاک ہو جائے گی، ہاں مشین کپڑے سے جس پانی کو جدا کرے گی وہ پانی ناپاک ہو گا۔ اس کی نظیر وہ مسئلہ ہے کہ جب کنواں ناپاک ہو جائے، تو کنویں سے پانی نکالنے پر کنویں کی دیواریں، ڈول اور رسی وغیرہ سب پاک ہو جائیں گے۔

تنویر الابصار و در مختار میں ہے: ”(وکذا يطهر محل نجاسة مرئية بقلعها) أي: بزوال عينها وأثرها ولو بمرة أو بما فوق ثلاث في الأصح.... (ولا يضر بقاء أثر) كلون وريح (لازم) فلا يكلف في إزالته إلى ماء حار أو صابون ونحوه“ ترجمہ: اسی طرح جس جگہ نجاست مرئیہ لگی ہو وہ جگہ نجاست کو اکھاڑ دینے سے پاک ہو جاتی ہے، یعنی نجاست اور اس کا اثر زائل کر دینے سے،

چاہے ایک مرتبہ سے ہو جائے، چاہے تین بار سے زیادہ دھونا پڑے، اصح قول کے مطابق۔ اور وہ اثر جو جدا نہ ہو جیسے رنگ اور بو اسے گرم پانی یا صابن وغیرہ سے دور کرنے کا مکلف نہیں کیا جائے گا۔

اس پر علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: ”(قوله: ولو بمرة) يعني إن زال عين النجاسة بمرة واحدة تطهر سواء كانت تلك الغسلة الواحدة في ماء جار أو راكد كثير أو بالصب أو في إجانة، أما الثلاثة الأول فظاهر، وأما الإجانة فقد نص عليها في الدرر حيث قال: غسل المرئية عن الثوب في إجانة حتى زالت طهر. اهـ. ح “ترجمہ: شارح نے جو کہا کہ ”ایک ہی مرتبہ سے“ تو اس سے مراد یہ ہے کہ اگر ایک ہی مرتبہ دھونے سے نجاست کی ذات دور ہو جائے تو وہ چیز پاک ہو جائے گی، چاہے یہ ایک بار دھونا جاری پانی میں ہو، یا ٹھہرے ہوئے کثیر پانی میں ہو یا اس چیز پر پانی بہانے کے ذریعے ہو یا کسی برتن میں ہو۔ پہلی تین صورتیں تو بالکل واضح ہیں اور برتن والی صورت (کی دلیل یہ ہے کہ اس) پر صاحب درر نے صراحت فرمائی ہے، چنانچہ فرمایا: اگر برتن میں کپڑا رکھ کر نجاست مرئیہ کو دھو دیا جائے حتی کہ نجاست زائل ہو جائے، تو وہ کپڑا پاک ہو جائے گا۔ انتہی حلبی۔[1]

ایک اور جگہ پر علامہ شامی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: ”المعتبر في تطهير النجاسة المرئية زوال عينها ولو بغسلة واحدة ولو في إجانة كما مر، فلا يشترط فيها تثليث غسل ولا عصر“ نجاست مرئیہ کو پاک کرنے میں نجاست کے عین کو زائل کرنے کا اعتبار ہے، اگرچہ ایک بار دھونے سے ہو جائے، اگرچہ برتن میں دھو کر کیا جائے، جیسا کہ پہلے گزرا، لہٰذا اس میں تین بار دھونا اور نچوڑنا شرط نہیں ہے۔[2]

1...۔ (الدر المختار ورد المحتار، جلد 1، صفحہ 328و329، دار الفکر، بیروت)

2...۔ (رد المحتار، باب الانجاس، جلد 1، صفحہ 333، دار الفکر، بیروت)

محیط برہانی و تتار خانیہ میں ہے: ”ثم إذا طهر الثوب بالغسل في الإجانات على قول من قال به طهرت الإجانة، لأن نجاسة الإجانة كانت تبعاً لنجاسة الثوب، فإذا طهر الثوب طهرت الإجانة بطريق التبعية، وهو نظير ما قلنا في طهارة الدلو والرشاء تبعاً لطهارة البئر“ترجمہ: جب برتن میں دھونے سے کپڑا پاک ہو گیا، تو جو علماء اس کو تسلیم کرتے ہیں، ان کے نزدیک وہ برتن بھی پاک ہو گیا، کیونکہ برتن کی نجاست کپڑے کی نجاست کے تابع تھی، جب کپڑا پاک ہو گیا، تو تبعاً برتن بھی پاک ہو جائے گا۔ اور یہ نظیر ہے اس مسئلے کی جو ہم نے بیان کیا کہ کنواں پاک ہونے سے تبعاً ڈول اور رسی بھی پاک ہو جاتی ہے۔[1]

طحطاوی علی المراقی و طحطاوی علی الدر میں ہے واللفظ للاول: ”واعلم أن ما يبقى في اليد من البلة بعد زوال عين النجاسة طاهر تبعا لطهارة اليد في الاستنجاء بطهارة المحل“ترجمہ: آپ جان لیں کہ نجاست زائل ہونے کے بعد جو تری ہاتھ پر باقی رہ جاتی ہے، وہ تبعا پاک کہلاتی ہے جیسا کہ استنجاء کرنے میں جب محل پاک ہو جاتا ہے، تو (جس ہاتھ سے استنجاء کیا وہ) ہاتھ بھی پاک ہو جاتا ہے۔[2]

یونہی درر میں جب یہ مسئلہ بیان کیا کہ برتن میں دھونے کی صورت میں جب نجاست مرئیہ زائل ہو جائے، تو کپڑا پاک ہو جاتا ہے، تو اس پر علامہ ابو سعید خادمی رَحِمَہُ اللہُ نے اپنے حواشی میں لکھا: ”(قوله طهر الثوب): وكذا الاجانة واليد كما في طهارة الدلو والرشاء تبعا لطهارة البئر“ترجمہ: مصنف نے کہا کہ ”کپڑا پاک ہو گیا“ یونہی برتن اور ہاتھ بھی پاک ہو گیا جیسا کہ (کنویں کا) ڈول اور رسی کنویں کے پاک ہونے سے تبعاً پاک ہو جاتے ہے۔[3]

1...۔ (محیط برہانی، کتاب الطہارات، الفصل السابع، جلد 1، صفحہ 200، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

2...۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، صفحہ 159، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

3...۔ (درر شرح غرر مع الحواشی، جلد 1، صفحہ 67، طبع بالطبعۃ الاسلامیہ)

علامہ شامی علیہ الرحمۃ بحر کے حوالے سے لکھتے ہیں:"اعلم أن القیاس یقتضي تنجس الماء بأول الملاقاة للنجاسة، لکن سقط للضرورۃ سواء کان الثوب في إجانۃ وأورد الماء علیہ أو بالعکس عندنا، فھو طاھر في المحل نجس إذا انفصل، سواء تغیر أو لا" ترجمہ: آپ جان لیں کہ قیاس تقاضا کرتا ہے کہ پانی نجاست کے ساتھ لگتے ہی ناپاک ہو جائے، لیکن ضرورت کی وجہ سے اسے چھوڑ دیا گیا، برابر ہے کہ کپڑا برتن میں رکھ کر اوپر سے پانی ڈالا جائے یا اس کا الٹ کیا جائے (یعنی برتن میں پانی ڈال کر پھر کپڑا اڈالا جائے)، دونوں صورتوں میں جب تک پانی اپنے محل میں ہے، پاک ہے اور جب یہ اس سے جدا ہوا، تو یہ ناپاک شمار ہو گا چاہے اس میں کوئی تبدیلی آئی ہو، چاہے نہ آئی ہو۔[1]

امام اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن لکھتے ہیں: "نجاست اگر مرئیہ ہو یعنی خشک ہونے کے بعد بھی نظر آئے، تو اُس کی تطہیر میں عدد اصلاً شرط نہیں، بلکہ زوال عین درکار ہے، خواہ ایک بار میں ہو جائے یا دس بار میں مگر بقائے اثر بقائے عین پر دلیل، تو زوال اثر مثل رنگ و بو ضرور لیکن وہ اثر جس کا زوال دشوار ہو معاف کیا جائے گا، صابُون یا گرم پانی وغیرہ سے چھڑانے کی حاجت نہیں۔"[2]

اشکال:

مشین جب ناپاک کپڑے سے پانی نکال لے گی، تو کپڑا تو پاک ہو گیا، لیکن مشین کی اندرونی دیواروں اور ڈھکن کی اندرونی سطح پر کچھ قطرے یا تری وغیرہ بعض اوقات باقی رہ جاتی ہے۔ اور یقیناً یہ قطرے اسی پانی سے جدا ہوئے ہوتے ہیں جو کپڑا اڈالنے کی وجہ سے ناپاک ہو چکا

1... (ردالمحتار، باب الانجاس، جلد 1، صفحہ 326، دار الفکر، بیروت)

2... (فتاوی رضویہ، جلد 4، صفحہ 392، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

تھا، اب کپڑے سے پانی نکل جانے کی وجہ سے کپڑا تو پاک ہو گیا، لیکن یہ قطرے جو پہلے ہی کپڑے سے جدا ہو کر مشین کی دیواروں کو لگ گئے، ان پر کیو نکر پاکی کا حکم ہو گا؟

جواب:

اوپر محیط کے حوالے سے گزرا کہ فقہائے کرام نے برتن والے مسئلے کو کنویں والے مسئلے کی نظیر قرار دیا ہے۔ اگر کنویں والے مسئلے کے متعلق فقہائے کرام کا کلام بغور دیکھیں تو یہ اشکال دور ہو کر معاملہ واضح ہو جاتا ہے۔

اس کی تفصیل یوں ہے کہ ناپاک کنویں کو پاک کرنے کی خاطر جب کنویں سے پانی نکالتے ہیں تو اس ناپاک پانی کے قطرے کنویں کی دیواروں، رسی، چرخی، ڈول اور نکالنے والے کے ہاتھوں کو لگتے ہیں اور اس وقت تک ان پر ناپاکی کا ہی حکم ہوتا ہے، پھر جیسے ہی آخری ڈول کنویں سے باہر نکالا جاتا ہے اور شریعت کی طرف سے کنویں کے پانی پر پاکی کا حکم دیا جاتا ہے، تو ساتھ ہی دفع حرج کی خاطر ان ساری چیزوں پر تبعاًپاکی کا حکم دے دیا جاتا ہے، حالانکہ بالیقین ان پر ناپاک پانی ہی لگا تھا۔ اور اس کی توجیہ یہ ہے کہ ان سب اشیاء کی ناپاکی کنویں کی وجہ سے تھی، جب کنواں پاک ہوا تو تبعاًیہ اشیاء بھی پاک مانی جائیں گی چنانچہ علامہ شامی علیہ الرحمۃ کنویں والے مسئلے کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:”(قوله يطهر الكل) أي من الدلو والرشاء والبكرة ويد المستقي تبعا؛ لأن نجاسة هذه الأشياء بنجاسة البئر فتطهر بطهارتها للحرج كدن الخمر يطهر تبعا إذا صار خلا وكيد المستنجي تطهر بطهارة المحل“ترجمہ: مصنف کا قول کہ یہ سب چیزیں پاک ہو جائیں گی یعنی ڈول، رسی، چرخی، اور پانی نکالنے والے کا ہاتھ تبعاًپاک ہو جائیں گے، کیونکہ ان اشیاء کی ناپاکی کنویں کی ناپاکی کی وجہ سے تھی، لہذا کنویں کی پاکی سے یہ اشیاء بھی پاک ہو جائیں گی حرج کی وجہ سے، جس طرح کہ شراب کا مٹکا تبعا پاک ہو جاتا جب

وہ شراب سرکہ بن جائے، یونہی استنجاء کرنے والے کا ہاتھ پاک ہو جاتا ہے محل (نجاست) کے پاک ہوتے ہی۔[1]

کنویں والے مسئلے کی طرح جس برتن میں ناپاک کپڑا دھویا جائے اس کے بارے میں بھی فقہاء نے یہی فرمایا کہ اس برتن کی ناپاکی کپڑے کی وجہ سے تھی، جب کپڑے پر پاکی کا حکم دے دیا گیا، تو برتن بھی پاک ہو جائے گا، لہٰذا یہاں بھی کنویں والے مسئلے کی طرح اگر مشین کی دیوار یا ڈھکن وغیرہ پر کوئی تری یا قطرہ باقی رہتا ہے، تو کپڑے پر پاکی کا حکم آتے ہی تبعاً مشین اور اس کی دیواروں پر پاکی کا حکم دے دیا جائے گا اور اب یہ خیال نہیں کیا جائے گا کہ یہ قطرے چونکہ پہلے جدا ہو کر دیواروں اور ڈھکن کو لگ گئے تھے، لہٰذا یہ ناپاک ہی رہیں گے۔

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــه
المتخصص فی الفقه الاسلامی
محمد ساجد عطاری
14 جمادی الاولی 1441ھ/10 جنوری 2020ء

الجواب صحیح
مفتی محمد قاسم عطاری

---

1 ...(ردالمحتار، جلد 1، صفحہ 212، دار الفکر، بیروت)

فتویٰ نمبر:2

نجاستِ غیر مرئیہ والے کپڑے آٹو میٹک مشین میں دھونے سے پاکی کا حکم؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کپڑے کو نجاست غیر مرئیہ جیسے پیشاب وغیرہ لگا تھا اور اسے دھونے کے لیے مشین میں ڈال دیا گیا۔ آٹو میٹک مشین نے خود ہی اس میں پانی اور کپڑے دھونے کا پاؤڈر لیا اور کپڑے دھو کر پانی نکال دیا اور کپڑوں کو خشک کر دیا۔ کیا اس طرح دھونے سے کپڑا پاک ہو گیا؟ کیا اس میں تین بار دھونا پڑے گا؟ واضح رہے کہ مشین جب کپڑا خشک کرنے کے لیے سپن (Spin) کرتی ہے، تو وہ اتنا پانی نکال دیتی ہے کہ اب نچوڑنے سے کوئی قطرہ نہیں نکلتا۔ نیز اگر وہ کپڑا پاک ہو گیا، تو مشین کا وہ حصہ جہاں کپڑا دھویا گیا، وہ بھی پاک ہوا یا اس کو دھو کر پاک کرنا ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نجاست غیر مرئیہ (یعنی وہ ناپاکی جو سوکھنے کے بعد دِکھائی نہ دے، یہ) اگر کپڑے کو لگ جائے اور اسے جاری پانی کے علاوہ کسی برتن وغیرہ (یعنی ٹھہرے ہوئے تھوڑے پانی) میں دھویا جائے، تو اسے پاک کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اسے تین بار دھویا جائے اور ہر بار دھونے کے بعد اتنا نچوڑیں کہ مزید قطرہ نہ نکلے اور اگر اسے نچوڑنا، ممکن نہ ہو، تو پھر ہر بار خشک ہونے کے بعد دوبارہ دھوئیں، یوں تین بار دھونے اور نچوڑنے سے کپڑا پاک ہو گا۔

جہاں تک مشین میں دھو کر پاک کرنے کا تعلق ہے، تو اولاً بہتر یہی ہے کہ کپڑا پاک کر کے پھر مشین میں دھویا جائے، لیکن اگر پہلے پاک کیے بغیر ہی مشین میں دھو لیا گیا اور اوپر مذکور تین بار دھونے و نچوڑنے والا طریقہ پورا ہو گیا، تو کپڑا پاک ہو جائے گا۔ یہ طریقہ مشین میں

یوں ہو سکتا ہے کہ نجاست غیر مرئیہ والے کپڑے کو آٹو میٹک مشین میں ڈال کر تین باریوں دھویا جائے کہ ہر بار مشین پانی لے کر کپڑا دھوئے اور پھر سپن(Spin) کر کے اتنا نچوڑ دے کہ اب خود نچوڑنے سے قطرہ نہیں نکلے گا۔ جب تین بار مشین اس طرح دھو کر نچوڑ دے گی، تو یہ کپڑا پاک ہو جائے گا۔ اگر تین بار یہ عمل نہ کیا گیا، تو پھر کپڑا پاک نہ ہو گا۔

کنز الدقائق اور اس کی شرح بحر الرائق میں ہے:" (قوله: وغيره بالغسل ثلاثا وبالعصر في كل مرة)..... لأن التكرار لا بد منه للاستخراج ولا يقطع بزواله فاعتبر غالب الظن كما في أمر القبلة، وإنما قدروا بالثلاث؛ لأن غالب الظن يحصل عنده فأقيم السبب الظاهر مقامه تيسيرا "ترجمہ: نجاست غیر مرئیہ تین بار دھونے اور ہر بار نچوڑنے سے پاک ہوتی ہے، کیونکہ نجاست نکالنے کے لیے دھونے کا تکرار ضروری ہے اور نجاست زائل ہونے کا یقین یہاں ہو نہیں سکتا، لہٰذا یہاں غلبہ ظن کو معتبر رکھا گیا، جیسا کہ قبلہ (کی سمت) کے معاملے میں غلبہ ظن کا اعتبار ہے، اور اس غلبہ کی مقدار تین بار دھونے سے مقرر کی گئی، کیونکہ غلبہ ظن تین بار میں حاصل ہو جاتا ہے، لہٰذا آسانی کی خاطر اس ظاہری سبب کو اس کے قائم مقام رکھ دیا گیا۔[(1)]

حلبہ میں محیط رضوی کے حوالے سے ہے:" واما غير المرئية فتغسل ثلاث مرات وتعصر فى كل مرة لان الرطوبات المتشربة فيه لا تزول بمرة واحدة غالبا وتزول بمرات فقدرنا بالثلاث "ترجمہ: بہر حال نجاست غیر مرئیہ تو اس کو تین بار دھویا جائے گا اور ہر بار نچوڑا جائے گا، کیونکہ جو رطوبتیں اس (کپڑے وغیرہ) میں جذب ہو جاتی ہیں وہ اکثر ایک مرتبہ دھونے سے نہیں نکلتیں بلکہ بار بار دھونے سے زائل ہوتی ہیں، لہٰذا ہم نے اس (بار بار دھونے) کی مقدار تین کے عدد کے ساتھ مقرر کر دی ہے۔[(2)]

1...۔ (بحر الرائق مع کنز الدقائق، جلد 1، صفحہ 249، دار الکتاب الاسلامی، بیروت)

2...۔ (حلبہ، جلد 1، صفحہ 519، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

شرح منیہ کے حوالے سے علامہ شامی علیہ الرحمۃ نقل کرتے ہیں: "فعلم بهذا أن المذهب اعتبار غلبة الظن وأنها مقدرة بالثلاث لحصولها به في الغالب "ترجمہ: یہاں سے معلوم ہوا کہ مذہب یہی ہے کہ غلبہ ظن کا اعتبار کیا جائے، لیکن اس کی تقدیر تین سے کی گئی ہے، کیونکہ اکثر تین بار میں غلبہ ظن حاصل ہو جاتا ہے۔[1]

امام اہل سنت سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "اور غیر مرئیہ کہ سُوکھنے کے بعد نہ دکھائی دے، اس میں علماء کے دو قول ہیں۔ ایک قول پر غلبہ ظن کا اعتبار ہے یعنی جب گمان غالب ہو جائے کہ اب نجاست نکل گئی پاک ہو گیا اگرچہ یہ غلبہ ظن ایک ہی بار میں حاصل ہو یا زائد میں۔ اور دوسرے قول پر تثلیث یعنی تین بار دھونا شرط ہے ہر بار اتنا نچوڑیں کہ بوند نہ ٹپکے اور نچوڑنے کی چیز نہ ہو، تو ہر بار خشک ہونے کے بعد دوبارہ دھوئیں اس قول پر اگر یوں تثلیث نہ کرے گا، طہارت نہ ہو گی۔ ایک جماعتِ علماء نے فرمایا یہ طریقہ خاص اہلِ وسواس کے لئے ہے؛ جسے وسوسہ نہ ہو وہ اسی غلبہ ظن پر عمل کرے، ان علماء کا قصد یہ ہے کہ دونوں قولوں کو ہر دو حالت وسوسہ وعدمِ وسوسہ پر تقسیم کر کے نزاع اُٹھا دیں۔ اقول: الا ان هذا التطبيق لا يكاد يلائم ظاهر اطلاق عامة المتون فان الموسوسين فى الناس اقل قليل بالنسبة الى غيرهم واطلاق الحكم المختص بالغالب الكثير غير بعيد ولا مستنكر بخلاف عكسه كما لا يخفى (ترجمہ: اقول: مگر یہ تطبیق عام متون کے ظاہرِ اطلاق کے مناسب معلوم نہیں ہوتی، کیونکہ وسوسے والے لوگ دوسروں کی نسبت بہت کم ہیں اور حکم کا اطلاق جو غالب اکثریت سے مختص ہے وہ (عقل سے) نہ تو بعید ہے اور نہ ہی غیر معروف، بخلاف اس کے عکس کے، جیسا کہ مخفی نہیں۔)

---

1 ...۔ (ردالمحتار، جلد 1، صفحہ 331، دار الفکر، بیروت)

دُوسری جماعتِ ائمہ نے فرمایا: قول ثانی قول اول کی تحدید وتقدیر ہے یعنی یہ غلبہ ظن غالباً تین بار میں حاصل ہوتا ہے،ای وانما العبرة للغالب وعليه تبنى الاحكام ويقطع النظر عن القليل النادر"(یعنی اعتبار غالب کا ہوتا ہے اور اَحکام کی بنیاد بھی یہی ہے ، قلیل و کمیاب سے صَرفِ نظر کیا جاتا ہے۔)

اس تقدیر پر دونوں قول قولِ ثانی کی طرف عود کر آئیں گے ،ہدایہ وکافی ودرر وغنیہ وتنویر وغیرہا میں اسی طرف میل فرمایا اور بیشک وہ بہت قرینِ قیاس ہے۔ **بالجملہ دونوں قول نہایت باقوت ہیں اور دونوں کو ظاہر الروایۃ کہا گیا اور دونوں طرف تصحیح وترجیح۔**

اقول: مگر قول ثانی عامہ متون میں مذکور اور غالباً اُسی میں احتیاط زیادہ اور اُس میں انضباط ازید اور آج کل اگر بعض لوگ موسوس ہیں، تو بھتیرے مُداہن وبے پرواہیں، انہیں ایک ایسے غیر منضبط بات بتانے میں اُن کی بے پرواہی کی مطلق العنانی ہے، لہٰذا قول ثانی ہی پر عمل انسب والیق ہے اور ہدایہ وکافی کی توفیق حسن پر تو قول ثانی کے سوا دوسرا قول ہی نہیں۔ بہر حال ایک بار دھونے سے جبکہ زوال نجاست کا ظن غالب نہ ہو اور غالباً بلامبالغہ سرسری طور پر ایک دفعہ دھونے میں ایسا ہی ہوگا، تو اس صورت میں بالاِتفاق طہارت حاصل نہ ہوگی۔"[1]

واضح رہے کہ مشین میں ناپاک کپڑا ڈال کر جب پانی ڈالا جاتا ہے، تو اصولی طور پر یہ اسی وقت ناپاک ہوجانا چاہیے، لیکن خلاف قیاس ضرورت کے تحت فی الحال اس کی ناپاکی کا حکم نہیں دیا جاتا، بلکہ جب یہ پانی کپڑے سے جدا ہوگا، اس وقت اس کی ناپاکی کا حکم ہوگا، لہٰذا پہلی، دوسری اور تیسری مرتبہ جب پانی کپڑے سے جدا ہوگا، تو وہ پانی تو ناپاک ہوگا، لیکن تیسری مرتبہ کے بعد کپڑا پاک شمار ہوگا۔ علامہ شامی علیہ الرحمۃ بحر کے حوالے سے لکھتے ہیں:" اعلم أن القياس يقتضي

---

1 ...۔ (فتاوی رضویہ، جلد4، صفحہ 393، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

تنجس الماء بأول الملاقاة للنجاسة، لكن سقط للضرورة سواء كان الثوب في إجانة وأورد الماء عليه أو بالعكس عندنا، فهو طاهر في المحل نجس إذا انفصل، سواء تغير أو لا "ترجمہ: آپ جان لیں کہ قیاس تقاضا کرتا ہے کہ پانی نجاست کے ساتھ لگتے ہی ناپاک ہو جائے، لیکن ضرورت کی وجہ سے اسے چھوڑ دیا گیا، برابر ہے کہ کپڑا برتن میں رکھ کر اوپر سے پانی ڈالا جائے یا اس کا الٹ کیا جائے (یعنی برتن میں پانی ڈال کر پھر کپڑا ڈالا جائے) دونوں صورتوں میں جب تک پانی اپنے محل میں ہے، پاک ہے اور جب یہ اس سے جدا ہوا، تو یہ ناپاک شمار ہو گا، چاہے اس میں کوئی تبدیلی آئی ہو چاہے نہ آئی ہو۔[1]

اور کپڑا پاک ہونے کے ساتھ ہی تبعاً مشین بھی پاک ہو جائے گی، یہ حکم بھی خلاف قیاس بطور استحسان دفعِ حرج کی خاطر ہے۔ اور اس کی نظیر وہ مسئلہ ہے کہ جب کنواں ناپاک ہو جائے، تو کنویں سے مخصوص مقدار میں پانی نکالنے پر کنویں کی دیواریں، ڈول اور رسی وغیرہ سب پاک ہو جاتے ہیں۔ جس کی تفصیل فتویٰ نمبر 1 میں بیان کر دی گئی ہے۔

نوٹ: یہ بات واضح رہے کہ مذکورہ صورت میں کپڑا تین بار دھونا اور نچوڑنا ہی زیادہ راجح و محتاط قول ہے اور اسی میں اطمینان زیادہ ہے، البتہ اگر محتاط فی الدین، مسائل کو جاننے والا نجاست غیر مرئیہ والے کپڑے کو جاری پانی میں یا کثیر پانی میں دھولے اور اسے تین مرتبہ سے کم میں غلبہ ظن حاصل ہو جائے، تو کپڑا پاک ہو جاتا ہے۔

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد ساجد عطاری

11 رجب المرجب 1441ھ/06 مارچ 2020ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

---

1 ...۔ (رد المحتار، باب الانجاس، جلد 1، صفحہ 326، دار الفکر، بیروت)